www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ارشد جاوید

مرزا غلام احمد قادیانی؛ نبی یا نفسیاتی مریض؟

مرزا غلام احمد ۱۸۳۹/۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۶۴-۶۸ء میں سیالکوٹ کی کچہری میں بطور محرّر ملازمت کی۔ اس دوران مختاری کا امتحان دیا مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ مرزا صاحب علم نجوم سے تو دلچسپی رکھتے ہی تھے، ۱۸۶۸ء میں سیالکوٹ سے واپسی کے بعد تسخیری عملیات اور اَوراد و وظائف کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور تقریباً ۹ ماہ کی چلّہ کشی کے دوران 'مسمریزم' کی بھی مشق کی۔ یہ مناظروں کا دور تھا اور ایک خاص حلقہ میں آپ مناظر اسلام کی حیثیت سے بھی معروف ہو چکے تھے۔ مزید آنکہ مقدمات کے سلسلے میں آپ کا لاہور اکثر آنا جانا اور یہاں کئی کئی دن تک قیام بھی رہتا تھا جہاں مخالفین اسلام سے مذہبی بحث مباحثہ بھی آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا اور اسی سلسلہ میں آریوں کے خلاف مضمون نگاری بھی شروع کر دی اور پھر ۱۸۷۷ء تا ۱۸۷۸ء مناظرانہ چیلنج بازی کا طریق اپناتے ہوئے خوب اشتہار بازی کی اور پھر اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے مامور من اللہ اور ملہم ہو کر ۵۰/ اجزا پر مشتمل 'براہین احمدیہ' نامی ایسی لاجواب کتاب لکھنے کا اعلان کیا جس میں تین سو دلائل ہوں گے جن کا کسی کے پاس جواب نہیں۔ اس کا حصہ اوّل اور دوم ۱۸۸۰ء میں جبکہ حصہ سوم ۱۸۸۲ء اور حصہ چہارم ۱۸۸۴ء میں شائع کیا۔ ہندوستان کے بہت سے علمی و دینی حلقوں میں اس کتاب کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ اس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیان کے گوشۂ گمنامی سے نکال کر شہرت و احترام کے زینے چڑھتے گئے اور لوگوں کی نگاہیں اُن کی طرف اُٹھ گئیں۔ اس دوران مرزا صاحب اسلام کے وکیل اور ایک مصنّف کی حیثیت سے سامنے آئے۔

مرزا صاحب نے اپنی مذہبی زندگی کا آغاز ایک صوفی اور مناظر کی حیثیت سے کیا، پھر 'ملہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و محدّث[1] ہونے کا اعلان کیا۔ ۱۸۸۴ء میں آپ نے مصلح اور مجدد ہونے اور مسیح کی مشابہت کا جبکہ ۱۸۹۱ء میں 'مثیل مسیح' اور پھر 'مسیح موعود' اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر کار ۱۹۰۱ء میں نبی اور رسول اللہ ہونے کا اعلان کر دیا اور ۱۹۰۸ء میں مرزا انتقال کر گئے۔

ختم نبوت

پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک ہر زمانے، اور پوری دنیائے اسلام میں ہر ملک کے مسلمان اور علما اس عقیدے پر متفق ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا اور یہ کہ جو بھی آپ کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے وہ کافر اور خارج از ملتِ اسلام ہے چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[2]

"(لوگو!) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُولَ بَعْدِي وَلاَ نَبِيَّ »[3]

"رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا، میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"

«وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلاَثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»[4]

"میری اُمت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

۱ ایسا شخص جس کی زبان پر صرف حق جاری ہوتا ہو، یا وہ کسی شے پر فکر مندی محسوس کرے تو اللہ کی طرف سے اسے رہنمائی حاصل ہو، اسے محدّث کہتے ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ۳۴۶۹ کے تحت شارح بخاری شیخ مصطفیٰ البغا نے محدث کی یہی وضاحت کی ہے۔ ادارہ

۲ سورۃ الاحزاب: ۴۰

۳ جامع ترمذی: ۲۲۷۲

۴ سنن ابو داؤد: ۴۲۵۲

2014ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ ابتدا میں مرزا صاحب خود بھی ختم نبوت کے قائل تھے اور نبوت کے داعی کو کافر گردانتے تھے، چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ نے آپ (آنحضور ﷺ) پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔"[1]

"فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔"[2]

"میں جناب خاتم الانبیا ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"[3]

"سیدنا مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب جانتا ہوں۔"[4]

دعویٰ نبوت کی حقیقت

قرآن و حدیث کے اتنے واضح دلائل اور پھر مرزا صاحب کے اپنے اعلان کہ آنحضور ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں اور ختم نبوت کا منکر کاذب اور کافر ہے، کے بعد مرزا صاحب کا اعلانِ نبوت حیران کن ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے جو کہ ایک عالمِ دین تھے اور ختم نبوت کے داعی کو کاذب و کافر سمجھتے تھے، خود اعلان نبوت کیوں کیا؟

مرزا صاحب کے اعلانِ نبوت کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ اُنھوں نے صرف دنیوی غرض و مفادات کے لیے سوچ سمجھ کر اور خوب غور و فکر کے بعد ایک پروگرام کے تحت یہ ڈھونگ رچایا ہو اور یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ مرزا صاحب سے پہلے بھی بہت سے لوگ نبوت کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ حتی کہ خود آنحضور ﷺ کی زندگی میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قتل ہوا لیکن اگر مرزا صاحب کی کتب کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معمولی سوجھ بوجھ کا ہر انسان اُن کی تحریروں میں واضح تضادات کو فوراً محسوس کر لیتا ہے۔ مرزا صاحب ایک ذہین آدمی

---

١ حمامۃ البشریٰ از مرزا صاحب، ص ٣٦، ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
٢ کتاب البریہ: ص ١٨١
٣ تبلیغ رسالت: ٢/ ٤٤
٤ تبلیغ رسالت: ٢/ ١٢٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، اگر انہوں نے یہ دعویٰ سوچ سمجھ کر ایک سکیم کے تحت کیا ہوتا تو ان کی کتب میں واضح تضادات نہ ہوتے، کیونکہ کسی بھی نارمل فرد کی تحریروں میں اس قدر نمایاں تضادات نہیں ہوتے جبکہ مرزا صاحب کی تحریریں تضادات کا شاہکار ہیں۔ خود مرزا صاحب کا ارشاد ہے:

"کسی عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا، اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔"[1]

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔"[2]

مگر خود مرزا صاحب کا کلام تضاد اور تناقض سے بھرا پڑا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

① "اے لوگو! دشمن قرآن نہ بنو! اور خاتم النّبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو، اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔"[3]

"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔"[4]

دوسری طرف فرماتے ہیں: "اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا ہے۔"[5]

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"[6]

② "میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔"[7]

دوسری طرف لکھتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں۔"[8]

③ "لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مؤمن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا۔"[9]

---

۱ ست بچن: ص ۳۰
۲ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم: ص ۱۱۲
۳ آسمانی فیصلہ: ص ۲۵
۴ تبلیغ رسالت: ۶/ ۳۰۲
۵ حقیقۃ الوحی: ص ۱۵۰
۶ دافع البلاء: ص ۱۱
۷ تریاق القلوب: ص ۱۳۰
۸ الذکر الحکیم (رسالہ) نمبر ۴: ص ۲۵
۹ ازالہ اوہام: ص ۶۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔"[۱]

"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔"[۲]

"میں سچ سچ کہتا ہوں جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو 'دشنام دہی' کہا جائے۔"[۳]

دوسری طرف فرماتے ہیں: "ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔"[۴]

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

"پلید، بے حیا، سفلہ..."[۵]

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"کفن فروش، کتا..."[۶]

"خبیث، سور، کتا، بدذات، گوں خور۔"[۷]

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق ارشاد ہے:

"غول، لئیم، فاسق، ملعون، نطفہ، سفہار، خبیب، کنجری کا بیٹا۔"[۸]

مرزا صاحب کی مذکورہ بالا تحریریں نہ صرف تضاد کا شاہکار ہیں بلکہ ایسی تحریریں ایک نبی کا تو ذکر ہی کیا، کسی بھی شریف انسان کے مقام سے فروتر ہیں۔ کوئی بھی نارمل اور معقول انسان ایسی گندی زبان تحریر کرنا پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ ایک نبی ایسی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کرے۔

۱ آسمانی فیصلہ: ۹
۲ اربعین ضمیمہ نمبر ۴ ص ۵
۳ ازالہ اوہام: ۱/ ۶
۴ در ثمین: ۲۴۹
۵ ضیاء الحق: ص ۱۳۳
۶ اعجاز احمدی: ص ۲۳
۷ بحوالہ الہامات مرزا از شیخ الاسلام: ص ۱۲۲، حاشیہ
۸ انجام آتھم: ص ۲۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ مرزا صاحب فرماتے ہیں: "اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔" [۱]

دوسری طرف مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔" [۲]

یاد رہے کہ مرزا صاحب کی اصل زبان پنجابی تھی۔

مزید براں مرزا صاحب کے بقول ان کو الہام بھی ہوتا تھا۔ آپ نے اپنی کتب میں اپنے بہت سے الہاموں کا ذکر کیا ہے۔ مرزا صاحب کو پہلا الہام ۱۸۶۵ء میں ہوا۔ اس کے بعد بقول مرزا صاحب الہامات کی بھرمار شروع ہو گئی۔ چند الہامات ملاحظہ فرمائیں:

"تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ (بزدلی) سے۔" [۳]

'عالم کباب' "آسمان سے دودھ اُترا۔ محفوظ رکھو۔" [۴]

"بالو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔" [۵]

"کنواری بیوہ" "ڈگری ہو گئی ہے.... مسلمان ہے۔" [۶]

"ہمارا ربّ حاجی ہے۔" [۷]

"میری نعمت کا شکر کر، تو نے میری خدیجہ کو دیکھ لیا۔" [۸]

"We can what we will do"[1]

۱ چشم معرفت: ص ۲۰۹
۲ نزول المسیح: ص ۵۷
۳ "خاکسار پیپر منٹ" البشریٰ جلد ۲/ ۹۴... انجام آتھم: ص ۵۵
۴ البشریٰ: ۲/ ۱۱۲-۱۱۶
۵ تتمہ حقیقۃ الوحی: ص ۱۴۳
۶ براہین احمدیہ
۷ براہین احمدیہ: ۳/ ۵۲۳
۸ براہین احمدیہ: ۳/ ۵۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تضادات اور تناقصات کے علاوہ اگر مرزا صاحب کے الہامات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا لغو، بے مقصد اور لایعنی کلام خدا کا تو کیا کسی نارمل انسان کا بھی نہیں ہو سکتا اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نہ تھا بلکہ یہ ایک نفسیاتی بیماری 'پیرانائے' Parania کے تحت تھا کیونکہ اگر یہ دعویٰ نبوت کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوتا تو مرزا صاحب کی تحریروں میں اس قدر کھلا تضاد نہ ہوتا اور نہ ہی وہ اپنی کتب میں اپنے لغو، بے مقصد اور لایعنی الہامات کا ذکر کرتے۔ مرزا صاحب کے انگریزی الہامات کی زبان تک درست نہیں۔ مزید براں سوچا سمجھا دعویٰ ہمیشہ ایسی کھلی اور واضح غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔

اس بیماری کے تحت مرزا صاحب کا یہ دعویٰ نبوت کوئی نیا یا انوکھا نہیں بلکہ اگر آپ آج بھی کسی پاگل خانے میں چلے جائیں تو وہاں آپ کی ملاقات پانچ سات ولیوں، دو چار نبیوں اور ایک آدھ خدا سے ضرور ہو جائے گی۔

پیرانائے Parania

پیرانائے، دیوانگی شدید دماغی خلل Psychosis کی وہ صورت ہے کہ جس میں وسوسوں یا خبطوں کا ایک منظّم گروہ مریض کے ذہن میں رس بس جاتا ہے، ایسے مریض کے وسوسے اور خبط نہایت منظم و مربوط، متدون، مدلل، منطقی، مستقل، متعین شدہ Well Fixed، پیچیدہ Intricate اور اُلجھے ہوئے Complex ہوتے ہیں۔ یہ وسوسے Delusions اکثر کسی ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے ہیں، یہ مرض عموماً آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔

اکثر مریضوں کی شخصیت میں کوئی نمایاں خرابی یا نقص نہیں ہوتا، مریض محض اسی وسوسے یا خبط کی حد تک ابنارمل ہوتا، ورنہ باقی ہر لحاظ سے وہ صحیح عقل و فہم کا مالک ہوتا ہے اور بادی النظر میں بالکل نارمل دکھائی دیتا ہے۔

1 براہین احمدیہ: ۳/ ۴۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مریضوں کو سمعی اور بصری وہم Hallucination آتے ہیں، انہیں طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، چیزیں نظر آتی ہیں، یعنی مریض حواسِ خمسہ کے مختلف حواس سے کچھ نہ کچھ محسوس کرتا ہے حالانکہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔

اس بیماری کے بنیادی وسوسے دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ اذیت بخش وسوسے (خبط اذیت) ۲۔ پر شکوہ یا اقتداری وسوسے (خبط عظمت)

خبط اذیت میں مریض سمجھتا ہے کہ لوگ اس کے خلاف ہیں۔ یہ لوگوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور خبط عظمت کی وجہ سے مریض اپنے آپ کو ایک بڑا آدمی اور عظیم ہستی تصور کرتا ہے۔

خبطِ عظمت کی ایک قسم مذہبی خبط عظمت ہے جس میں مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ "خدا مجھ سے محبت کرتا ہے میں اللہ کا منتخب بندہ ہوں اور اس کا برگزیدہ خادم ہوں۔ خدا کا نبی اور رسول ہوں اور مجھے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے۔" ایسے لوگ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں، مذہبی کتابوں اور اصطلاحوں کی نئی نئی تفسیریں کرتے ہیں تاکہ اُنہیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیں۔ مریض محسوس اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور اسے الہامات ہوتے ہیں۔[۱]

یہ مرض عموماً مردوں کو ہوتا ہے، وہ بھی تیس سال کے بعد عمر کے آخری حصہ میں۔ اس قسم کے مریض بہت شکی مزاج، خود پندار Slef Importanat، متکبر، گستاخ، مغرور اور نہایت حساس ہوتے ہیں۔ تنقید قطعاً برداشت نہیں کر سکتے، فوراً بھڑک اٹھتے ہیں۔ ایسے مریض زبردست احساسِ برتری کا شکار ہوتے ہیں مگر ان کے احساس برتری کے پس منظر میں احساس کمتری کارفرما ہوتا ہے۔ ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔[۲]

پیرانائے کے اکثر مریض ذہین افراد ہوتے ہیں، ظاہری طور پر چونکہ بالکل نارمل معلوم ہوتے ہیں لہٰذا وہ ہر قسم کے دلائل سے اپنی بات وقتی طور پر منوا لیتے ہیں یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اسی طرح توڑ موڑ لیتے ہیں کہ وہ اُن کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔[۳]

۱ تحلیل نفسی از حزب اللہ.... ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین
۲ ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین
۳ تحلیل نفسی از حزب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ جب مریض کو یہ وسوسے آنے شروع ہوتے ہیں تو مریض کے دوست احباب اور عزیز واقارب کو اس کی اس تبدیلی کا احساس تک نہیں ہوتا اور وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے کیونکہ مریض ظاہری طور پر بالکل نارمل معلوم ہوتا ہے۔ پھر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے یہ وسوسے زیادہ منظم ہوتے جاتے ہیں اور مریض زیادہ مدلل، منطقی اور معقول معلوم ہوتا ہے۔ مرض جتنا شدید ہوگا، اس کی گفتگو اتنی ہی مدلل، منطقی اور معقول معلوم ہوتی ہے۔[1]

ایسے مریض اپنے خیالات اور نظریات کو نہایت مربوط اور مدلل انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ لوگ ان پر یقین کر لیتے ہیں۔ ایسے افراد اپنے رشتہ داروں، دوست احباب اور بعض دوسرے معقول افراد کو اپنے دعوے کی سچائی پر مطمئن کر لیتے ہیں۔[2]

مریض عموماً سمجھتا ہے اور اسے اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نظریات اور خیالات کو وسوسے خیال کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ ان کی واضح تردید سے مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ اس کا وسوسی نظام بہت پختہ اور اس کی ساخت پرداخت حد درجہ منطقی ہوتی ہے جس کی وجہ سے مریض اپنے وسوسوں پر جما ٹکا رہتا ہے۔[3]

عمومی وجوہات

پیرانائے کی تشکیل میں مریض کی معاشرتی، سماجی، پیشہ وارانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیاں اہم رول ادا کرتی ہیں یہ ناکامیاں مریض کی خودی (انا) اور شخصی اہمیت کے تصور کو خطرے میں ڈال دیتی ہے جس سے اس کا وقار سخت مجروح ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے مقاصد زندگی اور خیالات بہت بلند ہوتے ہیں مگر جب وہ ان کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو یہ ناکامی ان میں احساسِ کمزوری اور احساسِ کمتری پیدا کر دیتی ہے اور پھر وہ اس احساسِ کمتری کو

2014

۱ سایئکالوجی اینڈ لائف از اش

۲ ابنارمل سایئکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین

۳ تحلیل نفسی از حزب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹانے یا کم از کم، کم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

فرائڈ کے نزدیک اس مرض کے پیچھے دبی ہوئی ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا بھی گہرا ہاتھ ہوتا ہے، اگرچہ مریض کو ان کا شعور و احساس نہیں ہوتا۔ یہ خواہشات نہایت غیر اخلاقی اور ناقابل قبول سمجھی جاتی ہیں جو کہ مریض کو پریشان کرتی ہیں، نتیجۃً مریض احساس گناہ اور احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر اس کی تلافی کرنے کے لیے وہ اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ دکھانا چاہتا ہے۔ اس طرح اپنے وسوسوں کو ناقابل قبول اور تنفرانہ تمناؤں کے خلاف دفاعی فصیل سی بنا دیتا ہے۔[1]

پیرانائے کی ایک وجہ جنسی عدم مطابقت Maladjustment بھی بیان کی جاتی ہے۔ پیرانائے کے مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل، پریشانیوں اور مشکلات کا شکار ہوتی ہے مگر ضروری نہیں کہ یہ مسائل ہم جنسیت ہی کے ہوں جیسا کہ فرائڈ کا خیال ہے۔[2]

بقول کول مین عصر حاضر کے محققین کی اکثریت کے خیال کے مطابق اس بیماری کی تشکیل میں اہم ترین عناصر فرد کی دوسرے لوگوں کے ساتھ باہمی تعلقات میں دشواری، اپنی کوتاہی و کمزوری اور کمتری کا شدید احساس ہے۔

بعض دوسرے ماہرین کی رائے میں اس بیماری کی تشکیل میں عموماً حسب ذیل وجوہات پائی جاتی ہیں: غیر اخلاقی کردار پر احساسِ گناہ، دبی ہوئی ہم جنسی خواہشات، احساس کمتری اور اعلیٰ غیر حقیقت پسندانہ اُمنگیں۔

مرزا صاحب ایک نفسیاتی مریض

اگر پیرانائے کے مرض کی علامات کا سرسری جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ اس مرض کی کم و بیش تمام علامات مرزا صاحب میں موجود تھیں، مثلاً

① تمام مریضوں کی طرح مرزا صاحب کے تمام وسوسے خوب منظّم اور اکثر مریضوں کی

.2014

۱ ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین؛ تحلیل نفسی از حزب اللہ

۲ ابنارمل سائیکالوجی اینڈ ماڈرن لائف از کول مین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ایک ہی مرکزی خیال کہ وہ دنیا کی اصلاح کے لیے خدا کی طرف سے مامور ہیں، کے گرد گھومتے ہیں۔ مرزا صاحب پہلے ایک مصلح کے حیثیت سے سامنے آئے پھر 'محدّث' اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، بعد ازاں مثیل مسیح، مسیح موعود اور آخر کار نبوت کا اعلان کر دیا، ان تمام دعووں کا مرکزی خیال ایک ہی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لیے مامور ہیں۔ اگرچہ بیماری کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کا دعویٰ بھی بڑھتا گیا۔

(۲) مرزا صاحب کے وسوسے اگرچہ مربوط، مدلل اور ایک ہی مرکزی خیال کے گرد گھومتے تھے مگر اکثر مریضوں کی طرح ان کے وسوسے کافی پیچیدہ اور اُلجھے ہوئے تھے۔ ان کے اُلجھاؤ کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہوتا ہے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو مصلح[۱] اور محدث[۲] کہتے ہیں اور کبھی مجدد[۳] کبھی مثیل مسیح[۴] اور مسیح موعود[۵] ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کبھی نبی[۶] ہونے کا، حتیٰ کہ کبھی کرشن اور گوپال ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔[۷]

مرزا صاحب کے وسوسوں کی پیچیدگی ان کے بعض الہامات سے مزید ظاہر ہوتی ہے مثلاً

> ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام، مجھے مریم سے عیسیٰ بنادیا گیا پس اس طرح میں ابن مریم ٹھیرا۔''[۸]

یعنی پہلے مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے۔

۱ براہین احمدیہ: ۲۳۸/۳
۲ ازالہ اوہام: ۴۲۱
۳ تبلیغ رسالت: ۱۵/۱
۴ تبلیغ رسالت: ۲۱/۲
۵ ازالہ اوہام: ۶۸۳
۶ دافع البلاء: ۱۰، ۱۱
۷ ملفوظات احمدیہ: ۱۴۲/۴
۸ کشتی نوح: ص ۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اکثر مریضوں کی طرح مرزاصاحب کو یہ بیماری یک بارگی لاحق نہیں ہوئی بلکہ مرزاصاحب اس بیماری میں آہستہ آہستہ گرفتار ہوتے گئے۔ چنانچہ مرزاصاحب نے نبوت کا اعلان یک لخت نہیں کیا بلکہ پہلے پہل وہ ایک مبلغ اور مصلح کی حیثیت سے سامنے آئے[1]، پھر محدث ہونے کا دعویٰ کیا۔ لکھتے ہیں: "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدث کا دعویٰ ہے۔[2] ۱۸۸۴ء میں مجدد ہونے کا اعلان کیا چنانچہ ان کے بقول

"اور مصنف کو بھی اس بات کا علم دیا گیا کہ وہ مجددِ وقت ہے۔"[3]

پھر مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، فرماتے ہیں: "مجھے فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔"[4]

۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ چنانچہ رقمطراز ہیں: "میں مسیح موعود ہوں۔"[5]

حتیٰ کہ آخر کار مرزاصاحب نے ۱۹۰۱ء میں نبوت ورسالت کا دعویٰ کر دیا۔ فرماتے ہیں:

"سچا خداوہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"[6]

"اس نبوت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"[7]

مختصر یہ کہ مرزاصاحب کے مذہبی خبط عظمت کے وہ وسوسے جو تقریباً ۱۸۷۹ء میں شروع ہوئے، بڑھتے بڑھتے ۱۹۰۱ء میں نبوت کے دعوے پر منتج ہوئے۔ مرزاصاحب تحریر فرماتے ہیں: "حال یہ ہے اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہو رہے ہیں۔ اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے۔"[8]

١ براہین احمدیہ: ۲۳۸/۳

٢ ازالہ اوہام: ص ۴۲۱

٣ تبلیغ رسالت: ۱۵/۱

۴ اشتہار مرزاصاحب مندرجہ تبلیغ رسالت: ۲۱/۲

۵ ازالہ اوہام: ص ۶۸۳

٦ دافع البلاء: ص ۱۰، ۱۱

۷ حقیقۃ الوحی: ص ۳۹۱

٨ خط مرزاصاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان: جلد ۳، مؤرخہ ۱۷/ اگست ۱۸۹۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ بعض مریضوں کی طرح آپ کو سمعی اور بصری واہمے Hallucinations آتے تھے۔ اُنہیں آوازیں سنائی دیتی تھیں اور لوگ نظر آتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: "میرے پاس جبرائیل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔"[1]

"بعض اوقات دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا۔"[2]

⑤ مذہبی خبط عظمت میں مریض محسوس کرتا ہے اور دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور اسے الہامات ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی تصنیفات میں جگہ جگہ اپنی وحی اور الہامات کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً

"یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا۔"[3]

"بیس سال سے متواتر اس عاجز پر الہام ہوا ہے۔"[4]

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن پر۔"[5]

⑥ جیسا کہ قبل ازیں بتایا جاچکا ہے کہ مذہبی خبطِ عظمت کا مریض سمجھتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا منتخب بندہ اور اس کا برگزیدہ خادم ہے۔ خدا نے دنیا کی اصلاح کے لیے اسے بھیجا ہے۔ ایسے لوگ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں۔ مذہبی کتابوں اور اصطلاحوں کی نئی نئی تفسیریں ایجاد کرتے ہیں تاکہ اُنہیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیں۔

مرزا صاحب چونکہ مذہبی خبطِ عظمت کے مریض تھے چنانچہ اُن کے دعوے بالکل اسی نوعیت کے تھے مثلاً "خدا نے مجھے امام اور رہبر مقرر فرمایا۔"[6] براہین احمدیہ میں اپنی ذات کے متعلق بار بار اظہار کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی اصلاح اور اسلام کی دعوت کے لیے خدا

۱ مواہب الرحمٰن: ص ۴۳
۲ سیرۃ المہدی از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد: ۱/۵۸
۳ سراج منیر: ص ۳۰۲
۴ خط مرزا صاحب مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۳ نمبر ۲۹، مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹
۵ اربعین نمبر ۴: ص ۲۵
۶ اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت: ص ۸۲

2014

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے مامور اور عصر حاضر کے مجدد ہیں، اور اُن کو حضرت مسیح سے مماثلت ہے۔[1]

چنانچہ مرزا صاحب نے ایک نیا دین وضع کیا اور نبی بن گئے۔ اس کے لیے قرآن وحدیث کی عجیب وغریب تشریح اور تفسیر کی جو کہ نہ صرف علمائے امت کے اجماع کے خلاف ہے بلکہ ان کے اپنے ابتدائی خیالات کے بھی برعکس ہے، مثلاً ابتدا میں آپ ختم نبوت کے قائل تھے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر سمجھتے تھے، چنانچہ لکھتے ہیں:

" قرآن کریم بعد خاتم النّبیین ﷺ کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔"[2]

" اللہ کو شایان شان نہیں کہ خاتم النّبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایان کہ سلسلۂ نبوت کو دوبارہ شروع کردے، بعد اس کے کہ اسے قطع کرچکا ہو۔"[3]

ہم اس بات کے قائل ہیں اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت ﷺ نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔"[4]

چنانچہ بعد ازاں جب مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو لفظ ختم نبوت کی عجیب وغریب تعبیر اور تفسیر کی اور اس کو اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

" وہ (آنحضور ﷺ) ان معنوں میں خاتم الانبیا ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت اُن پر ختم ہیں۔"[5] یعنی 'خاتم النّبیین' کے معنیٰ آخری نبی کے نہیں بلکہ افضل النبیین کے ہیں۔ اسطرح نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے البتہ کمالاتِ نبوت حضور علیہ السلام پر ختم ہو گئے۔

مرزا صاحب نے اپنی نبوت اور رسالت کے لیے ایک دلچسپ تاویل کی۔ لکھتے ہیں:

"مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اور اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے، اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا، پس نبوت اور رسالت کسی

1 سیرۃ المہدی از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد حصّہ اوّل: ص ۲۹
2 ازالۂ اوہام: ص ۷۶۱
3 آئینہ کمالاتِ اسلام: ص ۳۷۷
4 سراج منیر: ص ۳۰۲
5 چشمہ معرفت ضمیمہ: ص ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز، محمد کے پاس ہی رہی۔[1]

⑦ اس مرض کے عام مریضوں کی طرح مرزاصاحب کو بھی یہ مرض ۳۰ سال کے بعد عمر کے دوسرے حصہ میں لاحق ہوا۔ آپ ۴۰-۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں پہلی مرتبہ اپنی تصنیف 'فتح الاسلام' میں مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد ازاں ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

⑧ خبطِ عظمت کے دوسرے مریضوں کی مانند مرزاصاحب بھی بہت حساس تھے۔ اپنے خلاف تنقید ہرگز برداشت نہ کرسکتے تھے۔ چنانچہ اس دور کے جن علمانے ان کے دعویٰ نبوت پر تنقید کی، وہ ان پر برس پڑے حتیٰ کہ گالی گلوچ پر اتر آئے۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں: "کفن فروش، خبیث، سور، گوں خور۔"[2]

مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

"غول، لئیم، فاسق، ملعون، نطفہ، سفہار، خبیث، کنجری کا بیٹا۔"[3]

⑨ خبط عظمت کے تمام مریضوں کی طرح مرزاصاحب بھی زبردست احساسِ برتری کا شکار تھے، ان کا یہ احساس اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اوّل تو وہ اپنے آپ کو تمام انبیا کا ہم پلہ اور ہم چشم سمجھتے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ اپنے تئیں جامع کمالاتِ انبیا بلکہ تمام انبیا سے افضل گردانتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

الف: خدا نے میرے ہزارہا نشانیوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت کم نبی ہیں جن کی تائید کی گئی۔[4]

ب: اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راست باز اور مقدس نبی گذر چکے ہیں، ایک

۱ ایک غلطی کا ازالہ: ص ۱۲
۲ اعجاز احمدی: ص ۲۳؛ الہامات از مرزا شیخ الاسلام: ص ۱۲۲ حاشیہ
۳ انجام آتھم از مرزا غلام احمد: ص ۲۸۱
۴ تتمہ حقیقت الوحی: ص ۱۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جاویں، سو وہ میں ہوں۔[1]

ج: اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان پیدا نہ کرتا۔[2]

د: مرزا صاحب اپنے کو حضرت آدم علیہ السلام[3]، حضرت نوح علیہ السلام[4]، حضرت یوسف علیہ السلام[5]، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام[6] سے افضل سمجھتے تھے۔

ر: اور اس شخص (مرزا صاحب) کو تم نے دیکھ لیا جس کو دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔[7]

(۱۰) بقول کول مین ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔ مرزا صاحب بھی اسی اکثریت میں شامل تھے۔ مرزا صاحب کی قوتِ مردی کمزور تھی جس کا مرزا صاحب کو علم بلکہ پوری شدت سے احساس تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"حالتِ مردی کالعدم۔"[8]

"جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں، آخر میں نے صبر کیا۔"[9]

(۱۱) چونکہ یہ مریض اکثر ذہین افراد ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ موڑ لیتے ہیں کہ وہ اُن کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی ابن مریم اور نبی بننے کے لیے حقائق کو توڑتے موڑتے رہے۔ چنانچہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چونکہ مسیح موعود تو حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ لہٰذا مرزا صاحب نے خود

۱ براہین احمدیہ حصہ پنجم: ص ۶۸، ۱۰۱

۲ حقیقۃ الوحی: ص ۹۹

۳ خطبات الہامیہ

۴ تمہ حقیقۃ الوحی: ۱۳۷

۵ براہین احمدیہ حصہ پنجم

۶ تریاق القلوب: ۱۵۷

۷ اربعین حصہ ۴ ص ۱۳

۸ نزول مسیح: ص ۲۰۹

۹ مکتوبات احمدیہ جلد نمبر ۵ خط نمبر ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ ابن مریم بننے کے لیے یہ پر لطف تاویل فرمائی:

''اس (یعنی اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے کہ دو برس تک صفتِ مریمیت میں، مَیں نے پرورش پائی... پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ پر نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر میں براہین احمدیہ کے حصّہ چہارم میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے عیسیٰ ابن مریم ٹھہرا۔'' ۱

یعنی پہلے آپ مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے، پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہو گئے۔ اس کے بعد یہ مشکل آئی کہ عیسیٰ ابن مریم کا نزول تو احادیث کی رو سے دمشق میں ہوتا تھا جو کہ کئی ہزار برس سے شام کا مشہور و معروف مقام ہے۔ یہ مشکل ایک دوسری دلچسپ تاویل سے یوں رفع کی گئی۔ لکھتے ہیں:

'' واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ یہ قصبہ قادیان بہ وجہ اس کے اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں، دمشق سے ایک مشابہت اور مناسبت رکھتا ہے۔'' ۲

(۱۲) خبط عظمت کے اکثر مریضوں کی طرح مرزا صاحب کی شخصیت میں بھی کوئی نمایاں خرابی یا نقص نہ تھا بلکہ ظاہراً آپ بالکل نارمل انسان تھے۔ آپ بھی محض اپنے وسوسوں کی حد تک ابنارمل تھے۔ مزید برآں مرزا صاحب اکثر مریضوں کی طرح کافی ذہین اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے مالک تھے چنانچہ آپ نے اپنے خیالات اور نظریات کو نہایت مربوط اور

۱ کشتی نوح: ص ۸۷ تا ۸۹

۲ حاشیہ ازالہ اوہام: ص ۶۳ تا ۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدلل انداز میں پیش کیا جس کی وجہ سے نہ صرف اُن کے قریبی عزیزوں اور دوستوں بلکہ معاشرے کے بعض دوسرے ذہین افراد نے بھی اُن کے دعوے کی سچائی کو مان لیا۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان ۲۰ برس تک مرزا صاحب کے مرید رہے بعد ازاں توبہ کر لی اور مرزا صاحب کے شدید مخالف بن گئے۔

⑬ مریض کو عموماً احساس اور اعتراف ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نظریات اور خیالات کو درست خیال نہیں کرتے مگر پھر بھی وہ اُن کی واضح تردید سے مطمئن نہیں ہوتا۔

چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (مولانا ثناء اللہ امرتسری) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔"[۱]

یعنی مرزا صاحب کو بھی احساس تھا کہ دوسرے لوگ ان کے خیالات کو درست نہیں سمجھتے، مگر مولانا ثناء اللہؒ اور دوسرے علمائے کرام کی واضح تردید سے بھی آپ مطمئن نہ ہوئے بلکہ نبوت کا شوق جاری رکھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب مذکورہ بالا اشتہار کے ایک سال بعد فوت ہو گئے جبکہ مولانا ثناء اللہؒ امرتسری چالیس سال تک زندہ رہے۔

⑭ اگرچہ مرزا صاحب کو کوئی دوسری شدید ذہنی بیماری Psychosis لاحق نہ تھی جس کی وجہ سے وہ ظاہری طور پر نارمل معلوم ہوتے تھے مگر مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد نے ان کی بعض خفیف ذہنی بیماریوں Neuroses کا ذکر کیا ہے مثلاً

"مرزا صاحب کو جوانی میں ہسٹریا کی شکایت ہو گئی تھی اور کبھی کبھی اس کا ایسا دورہ پڑتا تھا کہ بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے۔"[۲]

۱ مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۵/اپریل ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت: ۱۰/۱۲۰

۲ سیرۃ المہدی از بشیر احمد: ۱/۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور پھر ان سب پر مستزاد مالیخولیا اور مراق کا موذی مرض"[1]

مذکورہ بالا واقعات، حقائق اور دلائل سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ خبط عظمت کی کم و بیش تمام علامات مرزا صاحب کی شخصیت میں بدرجہ اتم موجود تھیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب در اصل شدید ذہنی بیماری Psychosis، پیرانائے Parania میں مبتلا تھے اور ان کا دعویٰ نبوت اسی بیماری کے اثر کا نتیجہ تھا۔

اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو یہ نفسیاتی بیماری کیوں لاحق ہوئی؟ ہمارے خیال میں اگر پیرانائے کی عام وجوہات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ زیادہ تر مریض انہی وجوہات کی بنا پر اس مرض کا شکار ہوتے ہیں:

① مرزا صاحب کی اس بیماری کی تشکیل میں ان کی پیشہ وارانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیوں نے اہم کردار کیا ہے۔ آپ کی ابتدائی زندگی عسرت و غربت سے شروع ہوئی۔ لکھتے ہیں:

"مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی۔"[2] بعد ازاں ۶۸-۱۸۶۴ء میں آپ نے سیالکوٹ کی کچہری میں بطور محرر ملازمت کی۔ اس دوران ترقی کے لیے مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام رہے۔" آپ (مرزا صاحب) نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہو سکے۔"[3]

اسی طرح مرزا صاحب کی ازدواجی زندگی میں کچھ زیادہ کامیاب نہ تھی کیونکہ آپ کی قوتِ مردی کمزور تھی۔ لکھتے ہیں: "جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ آخر میں نے صبر کیا۔"[4] 'حالت مردی کالعدم۔'[5]

پیشہ وارانہ اور ازدواجی ناکامیوں نے مرزا صاحب کی انا اور وقار کو سخت مجروح کیا۔ جس سے

۱ سیرۃ المہدی: ۲/ ۵۵
۲ نزول مسیح: ص ۱۱۸
۳ سیرۃ المہدی از بشیر احمد: ۱/ ص ۱۳۸
۴ المکتوب احمدیہ: ۵/ خط نمبر ۱۴
۵ نزول مسیح: ص ۲۰۹

.2014

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ میں اپنی کوتاہی، کمزوری اور کمتری کا شدید احساس پیدا ہو گیا پھر اس احساس کو مٹانے کے لیے آپ نے اپنے آپ کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔

② اکثر مریضوں کی طرح مرزا صاحب بھی جنسی مسائل (جنسی عدم مطابقت Sexual Maladjustment) کا شکار تھے کیونکہ آپ جنسی لحاظ سے کمزور تھے اور اس کمزوری کی وجہ سے ازدواجی فرائض بہتر طور پر ادا نہ کر سکتے تھے، جس کی وجہ سے ان میں شدید احساسِ جرم (Guilt) پیدا ہوا اور اس کی تلافی کرنے کے لیے اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ دکھانا شروع کر دیا۔

③ ممکن ہے کہ فرائڈ کے نظریے کے مطابق مرزا صاحب کے مذہبی خبطِ عظمت کے پیچھے ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا ہاتھ ہو۔ ممکن اس لیے کہ مریض کو ایسی خواہشات کا احساس اور شعور نہیں ہوتا کیونکہ یہ خواہشات لاشعوری ہوتی ہیں چونکہ یہ خواہشات نہایت غیر اخلاقی اور ناقابل قبول سمجھی جاتی ہیں جو مریض کو پریشان کرتی ہیں، نتیجۃً مریض احساسِ گناہ اور احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کی تلافی کرنے کے لیے مرزا صاحب نے اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ بنا کر پیش کیا۔ اس طرح اپنے وسوسوں کو ناقابل قبول اور متنفرانہ تمناؤں کے خلاف دفاعی فصیل بنا دیا۔

نوٹ: بلاشبہ مرزا صاحب مختلف موذی امراض میں مبتلا تھے اور یہ انسان کی طبیعت پر اثر انداز بھی ہوتے ہیں۔ البتہ ان کے دعویٰ مسیحیت و نبوت کے بارے میں دیگر اسباب عوامل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں 'الرحیق المختوم' کے نامور مصنف مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف 'قادیانیت اپنے آئینے میں' بہت مفید ہے۔

ادارہ محدث

2014

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ